اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۸) مطبوعہ ۲۳ فبروری سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے عہ/ ۱۱/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک عیؔ/ ۲/

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عیؔ/ ۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ÷

ایڈیٹوریل

جس طرح آسمان سے بارش ہوتی۔ اور برف پڑتا ہے اور پھر وے وہاں نہیں جاتے۔ بلکہ زمین کو بھگوتے ہیں اور اُس کی شادابی اور روئیدگی کے باعث ہوتے ہیں۔ تا بونے والے کو بیج۔ اور کھانے والے کو روٹی دے۔ اُسی طرح میرا کلام جو میرے منہہ سے نکلتا ہے۔ ہوگا۔ وہ مجھہ پاس بے انجام نہ پھرے گا۔ بلکہ جو کچھہ میری خواہش ہوگی اُسے پورا کرے گا۔ اور اُس کام میں جس کے لئے میں نے اُسے بھیجا موثر ہوگا ÷ یسعیاہ ۵۵-۱۰ و ۱۱ ÷

جب اس بات پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ قریب ایک سو برس سے اس ملک میں مسیحی مذہب کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اور سیکڑوں ولایتی مشنری۔ اور اُنکے ہزاروں دیسی مسیحی مددگار صدہا مختلف طریقوں سے انجیلی تعلیم لوگوں میں پھیلانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور کروڑوں روپیہ اس کام کے لئے خرچ ہو چکا ہے۔ تاہم اس کے بالمقابل اس ملک کے بہت تھوڑے لوگوں نے مسیحیت کو قبول کیا ہے۔ تو ایک انسانی معمولی دل یاس سے بھر جاتا۔ اور پست ہمتی سے مغلوب ہو جاتا۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ نمعلوم کسقدر عرصہ دراز۔ اور دولت کثیر ہندوستان کو مسیحی ملک بنانے۔ اور قوموں کو مسیح کے زیر سایہ لانے میں درکار ہے۔ ایسے خیال والے شخصوں کو یسعیاہ کی اس نبوت کے۔ جو اُس نے مسیح کے مبارک زمانہ کی نسبت کی تھی۔ کہ "جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے۔ اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی" تکمیل کو پہنچنے میں بے قیاس توقف اور لامحدود عرصہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن وہ مسیحی جو کلام اللہ کے اُن بکثرت وعدوں پر۔ جو مسیحی سلطنت کے تمام دنیا میں قایم ہو جانے۔ اور صلح و سلامتی زمین پر پھیل جانے کی نسبت مرقوم ہیں۔ اعتقاد کامل رکھتا ہے۔ اُن کی بروقت تکمیل کے بارہ میں۔ عرصہ کی درازی۔ اور کامیابی کی کمی کے باعث کبھی مایوس و تشکی نہیں ہوتا۔ اور بیقین تمام جانتا ہے۔ کہ بلاریب وہ دن آویگا۔ جبکہ "ہر ایک گھٹنا اُس کے سامنے جھکے گا۔ اور ہر ایک زبان اقرار کرے گی کہ یسوع مسیح خداوند ہے" ÷

غیر اقوام کے لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ مسیحی مشنریوں کی حد درجہ کی کوششوں۔ اور کمال جانفشانیوں کے مقابلہ میں اُن کے کام کا پھل بہت تھوڑا نظر آتا ہے۔ تو خیال کرتے ہیں۔ کہ شاید یہہ لوگ بالآخر تھک کر اس کام سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ اور مسیحیت کو ہندوستان میں کبھی ترقی و غلبہ حاصل نہو گا ÷ اور یوں وہ اپنے دلوں کو مطمئین و مسرور کرتے ہیں ÷ مگر نہیں جانتے کہ یہہ

صلیب کے سپاہی فتح کا کامل یقین رکھتے ہوئے میدان کارزار سے کبھی نہ ٹلیں گے۔ اور مخالفتوں اور مشکلات کے باعث پس پا ہونے کے بجائے وہ ہمیشہ آگے بڑھیں گے۔ تاوقتیکہ یہہ ظہور میں نہ آجائے کہ تمام ہندوستان مسیح کی زیر فرمان ہوگیا ہے ✦

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس ملک میں مسیح کی بادشاہت پھیلانے کے لئے جس قدر محنت و زر صرف ہو رہا ہے کچھ بھی ضایع نہونے پائے گا جیسا کہ ہم کو نیویارک (امریکہ) کے ایک کارخانہ کی کیفیت تعلیم دیتی ہے کہ اُس عظیم الشان شہر میں والتھم واچ کمپنی کا اک کارخانہ تھا۔ جس میں گھڑیوں کے ڈھکنے بنائے جاتے تھے ؛؛ اس کارخانہ کی عمارت ستہ منزلہ تھی۔ اور زمین پر تختے بطور فرش جڑے ہوئے تھے ؛؛ برسوں تک کارخانہ مذکورہ میں ڈیڑھ ہزار ڈالر سے لے کر تین ہزار ڈالر تک کا سونا روزانہ گلایا جاتا اور کام میں لایا جاتا تھا ؛ چند مہینے گذرے کارخانہ دوسری عمارت میں منتقل کیا گیا۔ اور پہلی عمارت کے وہ تختے جو فرش میں جڑے ہوئے تھے۔ بڑی حفاظت سے نکالے گئے ؛ ان تختوں کو جلا کر خاکستر کرنے۔ اور از روئے حکمت خاک کو صاف کرنے سے کمپنی مذکور کو خاک سے ۰۰۰،۲۰ ڈالر کا سونا دستیاب ہوا ؛ سونے کے ذرّے جو وقتاً فوقتاً تختوں پر گرے ضایع نہوئے۔ بلکہ سب مجتمع ہوکر ایک رقم کثیر بن گئی ؛؛ اسی طرح جو زور و زر اس ملک میں خدا کا کام و کلام پھیلانے کے لئے صرف ہو رہا ہے۔ اگرچہ وہ ذرّہ ذرّہ منتشر رہے۔ لیکن بالآخر مجموعی طور پر صاف ظاہر ہوجائے گا ؛ ہم اُمید رکھتے اور یقین کرتے ہیں۔ کہ وہ دن جلد آئے گا۔ جبکہ ہندوستان میں کسی غیر ملکی مشن کی ضرورت نہ رہے گی۔ لیکن اگر ضرورت ہوگی۔ تو ہندوستان گیر بھی دیگر بت پرست مُلکوں میں اپنے مشنریوں کو بھیجیں گے ✦

دہلی ایس پی جی اینڈ کیمبرج مشن

کی اُردو رپورٹ بابت کارروائی سنہ١٩٢٢ء جو فی الحال موصول ہوئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشن مذکورہ کا کام روبترقی اور اطمینان بخش ہے لینٹ کے دنوں میں خاص نماز جمعہ کو چھہ بجے ہوتی رہی ؛؛ قرنتیوں کے پہلے خط کے کئی ایک مضامین پر وعظ کئے گئے۔ جن سے دو مراد تھیں اول یہہ۔ کہ پہلے زمانہ کی کلیسیا آج کل کی کلیسیا سے بہت ملتی ہے۔ اس میں وہی دقتیں۔ وہی تکلیفات۔ وہی خطرے نظر آتے ہیں۔ اور اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا کا کام روکنے کے لئے شیطان ہر ایک زمانے وہی تدبیریں۔ اور کوششیں کام میں لاتا ہے۔ اور دوم یہہ کہ ان الہامی خطوط سے جو اُصول اُس زمانہ کی مشکلات اور تکلیفات کے فیصلہ کے لئے نکلتے ہیں۔ وہی ہر زمانہ کے لئے کار آمد ہیں ؛؛ اُن خطوں کو غور اور دعا کے ساتھ پڑھنے سے نہ صرف اُس زمانہ کی حالتوں سے واقفیت بلکہ اس زمانہ کے لئے بھی سچی دانشمندی اور ہوشیاری حاصل ہوتی ہے ؛

سال بھر میں اس مشن کے متعلق ١٣١ آدمیوں نے بپتسمہ پایا ؛ ١٠ شادیاں ہوئیں۔ اور ٢١۔ اموات واقع ہوئیں ؛؛ ایسٹر کی عید کو ٩٧ آدمی عشائے ربانی میں شریک ہوئے ؛؛ نومبر مہینے میں گرجا گھر کے پاس بورڈنگ سکول کا نیا مکان آباد ہوا جس میں چالیس بورڈوں کی گنجایش ہے ؛ اسی مہینے میں ریواڑی کا نیا گرجا جو پادری ولیم صاحب کی کوشش۔ اور ذاتی فیاضی سے تعمیر ہوا ہے۔ لارڈ بشپ صاحب سے تقدیس کیا گیا ✦

اسی سال کے اپریل مہینے میں مشن کی کوٹھی جو عرصہ سے بن رہی تھی تیار ہوگئی۔ اور کیمبرج مشن کے پادری صاحبان اپنے پہلے گھر سے اُٹھ کر شہر میں آگئے ✦

رپورٹ مذکورہ میں جناب لارڈ بشپ صاحب کی ایک تحریر بھی شامل ہے۔ جو اُنہوں نے لاہور شہر میں ڈایوسسن سنوڈ کے موقع پر سنہ١٩٢٢ء کے اخیر میں فرمائی تھی۔ جس میں کلیسیا کے انتظام اور دیگر امور کی نسبت چند مفید اور کار آمد ہدایتیں ہیں۔ جو اس زمانہ سے بڑا تعلق رکھتیں۔ اور نہایت سنجیدہ و پُر معنی ہیں ✦

مُراسلات

بقیہ تنقیح مُباحثہ

بقیہ نمبر ٢ فضیلت انجیل یا قرآن

بقیہ قرآن کی آمد

قرآن کی ذاتی فضیلت ہم کس بات میں سمجھیں ؟ دین اسلام اپنے آپ میں وہ ہے۔ جو مذہب کی اصلی غرض نہیں ہے۔ کیونکہ وہ دین جو قرآن میں فرمایا گیا ہے۔ ایک ریاضت ہے جو زیادہ تر بدن کے متعلق ہے۔ عقل اور روح کے متعلق نہیں ؛؛ اس میں پاک سرشت ہونا مطلوب نہیں یعنے سر نو پیدا ہونا۔ مگر چند ظاہری رسوم ادا کر دینے سے دینداری محسوب ہوتی ہے ؛ ہندوؤں کا مذہب بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔ کہ اخلاقی و روحانی امور دین سے جدا ہیں۔ صرف ایک مقرری طرز پر پوجا پاٹ کرنے سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور آدمی دیندار بن جاتے ہیں ؛؛ اور روحانیت کو دین کا جزو اعلیٰ قرار دینا دین عیسوی کی خصوصیت ہے۔ دیکھو کہ ہاتھ پاؤں دھونے

یا نہانے سے دل پاک نہیں ہوجاتا۔ یہہ کام تو قریباً ہر ایک شخص ہر روز کرتا ہے۔ مقرری دنوں میں۔ یا کسی مقرری مہینے میں برت۔ یا روزہ رکھنے سے انسان کی نیک سیّر نہیں ہوجاتی۔ حج۔ یا جاترا۔ یا لڑائی سے برادرانہ محبت کی خو پیدا نہیں ہوتی۔ ایسی سب باتیں صرف بدنی ریاضت کی صورت رکھتی ہیں۔ ایسا ہی کھانے پینے کے احکام بے اثر ہیں۔ مذہب کی اصلی غرض یہہ ہے۔ کہ انسان کو گناہ سے اور گناہ کی سزا سے بچاوے۔ اور خدا سے میل کراوے۔ مگر اسلام میں بعض جانوروں کو کھانا۔ اور بعض کو نہ کھانا دینداری کا ایک بڑا جزو قرار دیا ہے۔ سوچنے کا مقام ہے۔ کہ گائے۔ یا سور۔ یا مرغی۔ یا گدہے کے گوشت کو انسان کی روحانیت سے کیا نسبت ہے۔؟ اگر آدمی گائے کھائے۔ اور سور نہ کھائے اور یا اگر سور کھائے۔ اور گائے نہ کھائے۔ تو کیا ایک نیک اخلاق بندہ بن جاتا ہے؟ دونوں کے کھانے والے صدیوں سے موجود ہیں نتیجے دیکھ لو۔ پس اگر کوئی دین ایسی ہی باتوں کا مجموعہ ہے۔ تو اس سے کیا فائدہ ہے؟ وہ تو دین کہلانے کے لائق بھی نہیں ۔

پھر محمد صاحب کو رسول اللہ کہتے رہنا غالباً دین اسلام کی بات ہے۔ جو اگلی کتابوں میں نہیں لیکن ہر ایک انسان کے لئے ضرور ہے۔ کہ یہہ کلمے بولا کرے۔ مگر قرآن میں تو کوئی خاص وجہہ نظر نہیں آتی۔ کہ صرف محمد صاحب کو رسول اللہ کہتے رہنے میں کوئی فضیلت۔ یا فائدہ ہے۔ جو موسیٰ۔ اور داؤد۔ اور یسعیا۔ اور یوحنا کو رسول اللہ۔ رسول اللہ کہتے رہنے سے نہو ۔

(۱) فضیلت کچھ نہیں۔ دیکھو سورہ زمر رکوع ۷۔ آیت ۶۵۔ اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو اور تجھ سے اگلوں کو اگر تونے شریک مانا اکارت جاوینگے تیرے کئے اور تو ہوگا ٹوٹے میں۔ پھر سورہ فصلات آیت ۴۳۔ تجھ سے وہی کہتے ہیں جو کہہ دیا ہے سب رسولوں سے تجھ سے پہلے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ دین کے ایک جاری اور مقدم اصول کی بابت۔ یعنے توحید کی بابت محمد صاحب کو بھی یہی حکم ہوا۔ جو اگلے رسولوں کو ہوا تھا۔ اس حال میں محمد صاحب اُن سے افضل تو نہیں ٹھہرتے۔ ایسا کہ اُنکو رسول اللہ کہتے رہنا ایک ورد باثواب کہا جاوے ۔

(۲) فائدہ کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ زمانہ میں شفیع نہیں اور اختتام زمانہ میں معلوم نہیں۔ ہویا نہو۔ دیکھو سورہ طہ رکوع ۶۔ آیت ۱۰۸۔ اُس دن کام نہ آویگی سفارش۔ مگر جس کو حکم دیا اللہ نے اور پسند کی اُسکی بات۔ پھر سورہ انعام رکوع ۶۔ آیت ۵۰۔ اور خبردار کردے اس قرآن سے جنکو ڈر ہے کہ جمع ہونگے اپنے رب کے پاس۔ اُن کا کوئی نہیں حمایتی نہ سفارش والا۔ شاید وے بچتے رہیں ۔

(۳) محمد صاحب میں کوئی ذاتی فضیلت نہیں۔ جس طرح اور لوگ مرتے ہیں۔ وہ بھی مر گئے۔ اور تا قیامت اسی حالت میں رہینگے ۔

(۴) نجات اپنے ایمان اور اعمال حسنہ سے ہوگی۔ پھر اس تکرار زبانی میں کیا فضیلت۔ اور کیا فائدہ ہے؟ دیکھو سورہ بقر رکوع ۲۲۔ آیت ۱۷۷۔ نیکی یہی نہیں کہ منہ کرو مشرق کی طرف۔ یا مغرب کی طرف۔ ولیکن نیکی وہ ہے جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر۔ اور پچھلے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر۔ وہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور وہی بچاؤ میں آئے۔ واضح ہو کہ اس ایمان سے نجات ہی محال ہے۔ سوچنا چاہئے کہ فرشتوں۔ اور قیامت۔ اور نبیوں پر ایمان لانا کیونکر نجات دلا سکتا ہے۔ یہہ تو انسان کی گرفتاری کے لئے خدا تعالیٰ کی شرع اور عدالت کے سپاہی ہیں۔ نہ کہ نجات کے وسیلے۔ اگر ہمارے کام اچھے ہوں۔ تو یہہ ہمیں چھوڑینگے۔ اور اگر بُرے ہوئے۔ تو ہمارے مدعی ہونگے۔ اور ظاہر ہے کہ کام انسان کے بُرے ہیں۔ اسلئے نجات کے لئے یہہ ایمان بھی لاحاصل ہے ۔

پھر قرآن والے اعمال حسنہ کیا ہیں؟ لکھا ہے کہ جو یقین لائے اور عمل نیک کئے وے لوگ ہیں جنت کے وے اُسی میں رہ پڑے۔ سورہ بقر رکوع ۹۔ آیت ۸۱۔ وہ نیک عمل اس قسم کے ہیں۔ سورہ بقر آیت ۳۔ ۴۔ جو یقین کرتے ہیں بن دیکھا۔ اور درست کرتے ہیں نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں وغیرہ اُنہوں نے راہ پائی اپنے رب کی اور وہی مراد کو پہنچے۔ روزہ رکھنا حج کرنا بھی نیک کاموں میں سے ہیں۔ پس محمد کو رسول اللہ کہنا حتی کہ خدا کے نام کے برابر اُسکو لیتے رہنا اپنے فائدہ اور فضیلت کے لئے کوئی وجہہ نہیں رکھتا۔ میں اس موقعہ پر محمد صاحب کی چال چلن کا ذکر چھوڑ دیتا ہوں۔ رسالہ سیرت المسیح والمحمد کو دیکھنا چاہئے۔ جس میں مسیح اور محمد کی سیرت انجیل اور قرآن سے بیان کی گئی ہے۔ اور ڈاکٹر فانڈر صاحب کی میزان الحق بھی ملاحظہ کرنی چاہئے۔ اور تواریخ محمدی۔ پس محمد صاحب کو جو فضیلت کے لحاظ سے رسول اللہ کہنا ورد زبان ہوگیا ہوا ہے۔ اس کے لئے قرآن میں کوئی معقول وجہہ نہیں بتلائی گئی ہے۔ اس عادت کو ترک کر دینا چاہئے۔ غرضکہ دوسرے اصول کی رو سے انجیل مقدس کی موجودگی میں قرآن کی گنجایش نہیں ہے۔ چاہئے تھا کہ محمد صاحب انجیل سے خبردار ہوتے ۔

تیسرا اصُول

کہ پیچھے آنے والا نبی پہلے کی طرح اپنی رسالت کے لئے ظاہر ثبوت دے۔ تب اُسکا اعتبار ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اب قرآن میں محمد صاحب نے کہیں بھی ایسے ثبوت دینے۔ یا دے سکنے کا دعویٰ بھی نہیں کیا۔ بلکہ معجزے دکھلانے سے بار بار انکار کیا۔ اور وہ بھی عذروں کے ساتھ۔ بیشک اگلے نبیوں کے معجزے پیش کئے ہیں۔ اور خدا کے قدرتی معجزوں کی طرف رجوع کروایا ہے۔ مگر یہہ وہ ثبوت تو نہیں ہیں جو دوسرا اصول طلب کرتا ہے۔ ہمارے مسیحی عالموں نے اس بات کو خوب واضح کیا ہے۔ اور قرآن سے ثابت کیا ہے۔ کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ نہیں دکھلایا۔"

بندہ کی کتاب محمد بیگواہ مت بھی اسی مضمون کی ہے۔ جو امرتسر کے مولوی غلام نبی صاحب رسالہ معجزات احمدیہ کے جواب میں لکھی گئی تھی ۔ مرزا صاحب نے مباحثہ کے آخری دن اپنی تقریر میں یہہ توکہدیا۔ کہ "قرآن معجزات سے بھر رہا ہے۔ اور خود وہ معجزہ ہے"۔ مگر یہہ نہ بتلایا کہ کس کے معجزوں سے بھر رہا ہے۔ اور خود کس بات میں معجزہ ہے؟ غالباً عرب کے فن شاعری کا معجزہ ہے۔ جیسا پادری سیل صاحب نے اپنی کتاب فیتھہ آف اسلام میں لکھا ہے۔ کہ محمدیوں کا یہہ دعویٰ ہے۔ مگر میں اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ قرآن میں کسی جگہہ بھی محمد صاحب نے فن شاعری کے اعتبار پر قرآن کو معجزہ کر کے پیش کیا ہو۔ البتہ اگر اُس کو معجزہ کہا ہے۔ تو توریت اور انجیل کے بیانات کے اعتبار پر کہا ہے۔ جو قرآن میں درج کئے گئے تھے۔ جیسا محمد صاحب خود کہتے ہیں۔ سورہ یونس رکوع ۴۔ آیت ۳۸ اور وہ نہیں یہہ قرآن کہ کوئی بنالے اللہ کے سواے۔ ولیکن سچا کرتا ہے اگلے کلام کو اور بیان کتاب کا جس میں شبہ نہیں جہان کے صاحب سے ۔ اور اس حالت میں قرآن اُنکا تاکا معجزہ ہوا۔ مگر محمد صاحب کی رسالت کے لئے دلیل نہوا۔ یہی سبب ہے کہ نہ تو یہودی۔ اور نہ عیسائی اُسکی پروا کرتے ہیں ❊

چوتھا اصُول یہہ ہے۔ کہ خدا کی شان کے یہہ بھی زیبا ہے کہ جب ایک شرع کا دور ختم ہونے والا ہو۔ تو دوسری اور پھر تیسری شرع کے آنے پر اُس سے پہلی شرع کا رواج فی الواقع بند کردے ۔ مگر قرآن اس کا برعکس قبول کرتا ہے۔ یعنے یہہ کہ اگلی بھی جاری رہیں۔ اور قرآن بھی چنانچہ سورہ مائدہ کے رکوع ۷ میں توریت اور انجیل کو ہدایت اور روشنی بتلاکر یہودیوں اور عیسائیوں کو ہدایت کی۔ کہ اللہ کی اُن اُتاری ہوئی کتابوں پر حکم کریں۔ اور پھر قرآن کو اگلی کتابوں کا سچا کرنے والا کہکر محمد صاحب خدا کی طرف سے فرماتے ہیں۔ کہ "ہر ایک کو تم میں (یہودیوں۔ عیسائیوں اور محمدیوں کو) دیا ہے ہم نے ایک دستور اور راہ اور اللہ چاہتا تو تمکو ایک دین پر کرتا۔ لیکن تم کو آزمایا چاہتا ہے اپنے دئے حکم میں ۔ اور فی الواقع یہہ حال گذرا۔ کہ قرآن کے آنے سے انجیل کا انتظام ہرگز بند نہوا۔ جس طرح انجیل کے آنے سے موسوی انتظام بند ہوگیا تھا اور اس میں عجیب کیفیت یہہ ہے۔ کہ انجیل کے مخالف یہودیوں نے۔ اور پھر غیر قوموں نے اُن کے ساتھ ملکر کوشش کی کہ اُسکو برباد کریں۔ اور وہ بھی دنیاوی زور سے۔ اور موسوی انتظام کو پھر بحال کریں۔ مگر کامیاب نہوئے۔ اور دین عیسوی آج تک موجود ہے۔ اور بڑے زور کے ساتھہ ترقی کر رہا ہے ۔ دوسری طرف یہہ کیفیت تھی۔ کہ قرآن کے پیرؤوں نے انجیل کو برباد کرنے۔ اور قرآن کو جاری کرنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر انجیلی انتظام پھر بھی ضایع نہ ہوا ۔ پس اگر خدا کو منظور ہوتا۔ کہ انجیل کا دین جاتا رہے۔ اور قرآن کا دین قائم ہو جائے تو ایسا واقعی ثبوت انجیل کی موقوفی کا خدا کی طرف سے ملنا چاہئے تھا۔ تا کہ کل عالم جان سکتا۔ کہ اب خدا کو کونسا دین منظور ہے ۔ مگر ایسا تو نہیں ہوا ۔ خدا نے کسی حادثے سے دین عیسوی کو فی الواقع بند نہ کردیا۔ تاکہ قرآن جاری ہووے نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں ۔ انسان کی طرف سے تو کوشش بہت ہوئی۔ مگر خدا کی مرضی کے برخلاف ہوئی۔ اور اس لئے انجیل دنیا بھر میں جاری ہوتی جاتی ہے ❊

اور اگر خدا کی مرضی تھی۔ کہ تینوں طریقے یعنے توریت اور انجیل۔ اور قرآن بھی جاری رہیں۔ جیسا محمد صاحب نے کہا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ یہہ درست نہیں۔ کیونکہ یہودی طریقہ تو خدا نے حکماً بند کروا دیا تھا۔ تو پھر محمد صاحب کے ان رعائتی الفاظ سے کیا بن سکتا ہے؟۔ باقی رہی انجیل اور قرآن۔ سو ہم نے ثابت کردیا ہے۔ کہ قرآن واجبی اصولوں کی میزان میں کم ہے۔ اور اُسکی پیروی بھی زائل ہوتی جاتی ہے ۔ میری التماس ہے۔ کہ میں نے مرزا صاحب کو۔ اور سب ناظرین کو ایک راہ بتلادی ہے جس کے مطابق سچے اور جھوٹے میں تمیز کرنیکی سہولت ہو جائے ۔ اور مقلدوں کی ثنا خوانی۔ یا سخت کلامی کی حاجت نہ رہے۔ سو اُمید ہے کہ محقق لوگ توجہہ فرماویں گے ❊ (پادری) جی ایل ٹھاکر داس گجرانوالہ

(باقی آیندہ)

قدیم اور جدید ہندوستان

سابعاً۔ دستکاری اور صنعت میں تبدیلی ❊

اس وقت اِس ملک میں بہت کارخانے ہیں۔ جہاں کہ بڑے بڑے کام اُن کلوں کے وسیلے سے ہوتے ہیں۔ جو غیر ممالک سے یہاں لائی گئی ہیں ۔ تقریباً تمام بڑے بڑے کام جو آدمیوں کی دستکاری سے کئے جاتے تھے اب یہہ کلیں اُن کو بڑی جلدی انجام دیتی ہیں۔ اور نہایت صفائی اور عمدگی سے بھی ہوتے ۔ نہ صرف یہہ کلیں تجارتی مال و اسباب کے بنانے میں کارآمد ہوتی ہیں۔ بلکہ کلوں کے ذریعہ سے وہ سمندروں کے پار بھیجے جاتے ہیں مثلاً دُھنواں کش کے ذریعہ سے دور دراز سمندر طے ہوتے ہیں ۔ روز بروز نئی نئی کلیں ایجاد ہوتی۔ اور کام میں سہولیت ہوتی جاتی ہے ۔ جس کام کو بہت سے لوگ کرتے تھے اب ایک کل بآسانی کردیتی ہے ۔ کوئی کام ایسا نہیں ہے۔ کہ جس کی کل دانا ملک کے لوگوں نے ایجاد نہیں کی ۔ اگر پرانے زمانے کا باشندہ آجکل اس ملک کے کارخانوں کا ملاحظ کرے۔ تو کیا وہ ازحد حیران نہ ہوگا"۔ اور ان کلوں کو چلتے دیکھکر ایک بڑا طلسمات کا کارخانہ نہ کہیگا؟ ❊

ثامناً۔ محکمہ تعلیم ❊ پرانے وقت کے لوگوں کا خیال تعلیم کی طرف اِس ملک میں بہت کم تھا ۔ علم سکہلانے کے لئے شاید کوئی کہیں مکتب یا پاٹھہ شالہ

ہوگا جس میں ملّاں یا پنڈت لڑکوں کو کچھ تھوڑا سا سکھلاتا ہوگا۔ عام لوگوں کو علم سیکھنا بھلا کہاں نصیب تھا۔ اور علم سیکھنے اور سکھلانے کا شوق ہی بھلا کسکو تھا؛ لیکن اب آج کل دیکھو ہر شہر میں کتنے مدارس قایم ہوگئے ہیں۔ گورنمنٹ سکول۔ مشن سکول۔ محمڈن سکول اور آریا سکول وغیرہ وغیرہ جابجا قایم ہوگئے ہیں؛ ہزارہا لوگوں نے علم سیکھ لیا ہی۔ اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرلی ہی؛ اس معاملہ میں کسی قوم یا ذات کی امتیاز نہیں ہی۔ برہمن سے لیکر چوہڑوں تک سب کو علم سکھلایا گیا ہی۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب نے درجے پائے ہیں۔ اور سرکار نے سب کو حسب لیاقت خدمات پر مامور کیا ہی؛ یہہ صرف علم کا ہی طفیل ہی۔ کہ سرکار انگلشیہ نے باوجود خود مالک وحاکم ہونے کے عنان حکومت بھی اس ملک کے لوگوں کے ہاتھ میں دی۔ اور بڑے بڑے عہدوں پر ہندوستانیوں کو سرفراز کیا ہی۔ اور اکثر عدالتیں صرف ان کے ہی ہاتھ میں دے دی ہیں۔ ورنہ مفتوح اقوام کا کیا حق تھا۔ کہ فاتح اپنی رعیت کو اپنے برابر کرتا؛ اور یہہ بھی علم ہی کا سبب ہی کہ لوگ بُری اور خراب رسومات کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ جو اس ملک میں بسبب جہالت کے رواج پاگئی تھیں؛ اور اب اس ملک کے لوگوں کو اور بھی دور کی سوجھنے لگی ہی۔ کہ یہہ مجلس یا وہ سوسائیٹی بناویں۔ اور یوں یا ووں کریں۔ اور پولیٹکل معاملات تک بھی دخل دینے کو تیار ہوتے جاتے ہیں؛ یہہ باتیں بھلا پہلے کہاں اس ملک کو حاصل تھیں؟ علم نے گویا اس ملک میں جان ڈالدی۔ نادانوں کو دانا۔ اندھوں کو بینا۔ اور سوتوں کو بیدار کردیا؛ جتنی کچھ بہتری کی صورتیں ہوئی ہیں۔ وہ صرف علمی روشنی ہی کے سبب ہوئی ہیں۔ ورنہ پہلے کہاں حاصل تھیں؛

تاسعًا۔ محکمہ آبپاشی۔ اس ملک میں بعض جگہہ میں پانی کی ایسی قلت اور تکلیف ہوتی تھی۔ کہ صدہا جانیں تلف ہوجاتی تھیں۔ اور اکثر جگہہ میں قحط سالی سخت پڑ جایا کرتی تھی؛ جس سال میں کبھی برسات اچھی نہ ہوتی تھی تو قہر آجاتا تھا۔ لیکن اب ایسا بہت خطرہ نہیں ہی؛ اب جس حال میں آبادی بھی کئی گنا زیادہ ہوگئی ہی۔ اور روز بروز بڑھتی جاتی ہی پھر بھی ویسی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ اب اس ملک میں اکثر جگہ محکمہ آبپاشی کے ذریعہ سے نہریں جاری ہوگئی ہیں۔ جن کے وسیلے سے ملک کے اُن حصّوں میں کہ جہاں پانی کی قلت رہا کرتی تھی۔ اب بہت آرام ہوگیا ہی۔ کھیت سینچے جاتے۔ اور اناج اچھا پیدا ہونے لگا ہی۔ اور اس طرح پر انسان اور حیوان کو فوایدکثیر پہنچتے ہیں؛ گورنمنٹ نے کروڑہا روپئے لگاکر یہہ نہریں بنوائی ہیں۔ جن سے ملک کو فائیدہ پہنچیگا؛ پہلے کس بادشاہ کو ایسی حکمتیں سوجھتی تھیں۔ اور کون ایسے پرتکلیف کام کرتا تھا؛ حقیقت میں نہروں اور سڑکوں سے رعیّت کو بڑے فائدے پہنچتے ہیں۔ جن کے لئے سرکار انگریز کا شکریہ ادا کرنا باشندگان ملک پر فرض ہی؛

عاشرًا۔ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت

پہلے کتابیں ہاتھوں سے لکھی جایا کرتی تھیں۔ اس لئے بہت کم یاب تھیں۔ لیکن اب بہ سبب چھاپے کے قسم قسم کی کتابیں ہر زبان اور مذہب کی کثرت سے مل سکتی ہیں۔ اور روز بروز اُن کا شمار بڑھتا جاتا ہی؛ اب بے تعداد کتابیں اس مُلک میں موجود ہیں۔ اور سستی بھی اسقدر کہ عام آدمیوں کے گھروں میں کتابوں کی ایسی عمدہ الماریاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جو پہلے شاید کسی بڑے بادشاہ کو نصیب نہ ہونگی؛ اور اس امر میں پوری آزادگی ہی کہ جو چاہے کسی قسم کی کتاب تصنیف و تالیف کرے کوئی ممانعت نہیں ہی؛ اس لئے کتابیں کثرت سے شایع ہوتی ہیں۔ اور اخبارات بھی تقریبًا ہر ایک بڑے شہر سے نکلنے لگ گئے ہیں۔ جن سے گھر بیٹھے ہی سب جگہہ کی خبریں سُن لو؛ بھلا پہلے یہہ سب باتیں کب حاصل تھیں؟ کیا یہہ کچھ کم تبدیلی ہی؟؛

ماسوا مندرجہ بالا باتوں کے اور بہت سی باتیں ہیں۔ جن کے سبب سے اس ملک میں بہت تبدیلیاں ہوئی ہیں؛ اور اگر قدیم ہندوستان کا جیسا کہ اُن وقتوں میں تھا اس زمانے کے ساتھ ہر ایک بات میں مقابلہ کیا جائے۔ تو یہہ ایک بالکل نیا سا ملک معلوم ہوگا؛ اس ملک کے نہ صرف طریق انتظام وحکومت ہی بدل گئی۔ بلکہ مذاہب۔ دستورات ورسومات وخیالات سب کچھ نہ کچھ بدل گئے ہیں؛ قدیم زمانے کے ایک ہندو کے خیالات اور دستورات کا جیسا کہ کچھ تھوڑا بہت تواریخ سے معلوم ہوتا ہی۔ آجکل کے ایک ہندو کے خیالات ودستورات سے مقابلہ کرو۔ تو کتنا بڑا فرق پاؤگے؟ اور ایسا ہی پرانے زمانے کے ایک مسلمان کے طور وطریق کا مقابلہ اسوقت کے ایک محمدی نیچری کے خیالات واطوار سے کرو۔ تو کتنا تفاوت معلوم ہوگا؟ یوں اگر دیکھا جائے تو زمانہ بزمانہ انقلاب دنیا میں ہوتا چلا ہی آیا ہی۔ اور ہوتا چلا جائیگا۔ لیکن خاصکر اس ملک میں نسبت پچھلے وقتوں کے بمقابلہ دیگر دنیا کے حصّوں کے زیادہ تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اور عجیبی کہ اس ملک کی تواریخ دلچسپ اور رنگین ہی۔ شاید ہی کسی ملک کی ہوگی؛ تمام دنیا کے ملکوں میں جیسا کہ بجا طور پر تمام ایشیا کے یہہ قطعہ زرخیز اور زرریز ہی کوئی دوسرا ملک نہیں ہی۔ اور جیسا کہ یہہ ملک ہر خوردنی اور زینتی اشیا کیلئے عمدہ ہی۔ ویسا ہی جہالت اور بطالت کے حق میں بھی کسی طور سے کم نہیں؛ اگر جہالت اور بیوقوفی۔ اور وہمیات کا درجہ غایت دیکھنا چاہو۔ تو اس ملک کی مستورات کے حالات کو دیکھو؛ ان بیچاریوں کی حالت تاہنوز افسوسناک ہی۔ وہ اب تک بڑی سیدھی۔ اور کم فہم اور وہم پرست ہیں کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہیں؛ اگرچہ آدمیوں کی حالت کچھ کچھ اب بدلتی نظر آتی ہی۔ لیکن عورتوں کا تو ابھی تک وہی روز اول ہی؛ تعلیم یافتہ لوگوں کی مستورات بھی اب تک وہم اور جہالت کی باتوں میں گرفتار معلوم ہوتی ہیں؛ یہہ سب بے علمی اور تعلیم نہ دلانے کے سبب سے ہی۔ لیکن شکر کا مقام ہی۔ کہ علمی روشنی آدمیوں کے بیچ کچھ کچھ پھیلتی جاتی ہی۔ اور باطل رسومات لوگوں کی نظروں میں کسی قدر بُری معلوم ہونے لگی ہیں۔ اور اس صورت میں لوگوں نے کچھ ترقی کی ہی؛ مگر کئی۔ باتوں میں تنزلی اور ابتری بھی پائی جاتی ہی خصوصًا اخلاقی امور میں؛ اکثر لوگوں

کے اخلاق بہت بگڑتے جاتے ہیں۔ اسپر بہت کچھہ اثر مذہب کے عمدہ اصولوں اور تعلیمات کا ہوا کرتا ہے۔ لیکن مذہب کے بارے میں یہہ ملک بہت بڑی گڑبڑی میں پڑتا جاتا ہے۔ اکثر لوگ تو مذہب کے جوئے کو اپنی گردن پر سے اتار کر آزاد ہوتے جاتے ہیں۔ اور مذہب کو ایک فضول جھگڑا سمجھکر اُسکی طرف خیال دیکر اپنی تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ اور یہہ ہی سبب ہے کہ آزادگی میں ہوکر۔ اور مذہب کے بندوں۔ اور قید سے نکلکر لوگ شتر بے مہار کی طرح اپنے بناوٹی اور خیالی طور وطریق پر چلنے لگتے ہیں اور اس طرح پر اُن کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ یہہ ہی حال اس ملک کا ہو رہا ہے۔ یہہ حالت قابل افسوس ہے۔ لیکن اس کا علاج مشکل ہے۔

غرضکہ بعض باتوں میں اس ملک نے ترقی کی ہے۔ اور بعض میں ابتری کی طرف صورت پکڑتا چلا جاتا ہے۔ لیکن علم وعقل کے کچھہ زیادہ ہو جانے سے دنیاوی امور میں بہر صورت و بترقی ہے۔ اور امید ہے کہ جس طرح پر پرانی نسلیں گذرتی جائیں گی۔ اور نئی پود برہتی چلی جاویگی۔ اور ساتھہ ہی علمی ترقی ہوتی جائیگی۔ اُسی قدر دنیاوی باتوں میں اسکی حالت بہتری پر ہوتی جائیگی۔ لیکن اسکی اخلاقی بہتری اور ترقی صرف اُس وقت ہوگی جبکہ اس ملک کے باشندے ایک سچے مذہب کو اختیار کرینگے۔ اور ہر قسم کی دوسری پرستش اور توہمات کو ترک کریں گے۔ ورنہ روحانی تاریکی میں پڑے ہوئے ہمیشہ ادہر بے قراری میں پڑے رہینگے جیسی کہ اب حالت ہے۔ اب جس حال میں کہ اس ملک کے لوگوں کو بہ نسبت پرانے وقتوں کے کچھہ ارام و آسایش اور امن وامان حاصل ہے۔ اور ہر قسم کا سامان بھی افراط سے موجود ہے۔ جو اُسوقت مہیا نہ تھا۔ تو کتنا ضرور ہے کہ اس ملک کے لوگ اس ضروری بات میں تبدیلی کریں۔ کہ اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کو بھی ترقی کے اُس درجہ تک پہنچادیں۔ کہ جس میں کہا جاسکے کہ اس ملک کی روحانی حالت بھی بدل گئی۔ اور اب یہہ وہ ہندوستان نہیں۔ بلکہ تاریکی سے گذر کر روشنی میں آگیا ہے۔ اور آخر میں یہہ کہنا آپ لوگوں کو ناگوار نہ گذرے کہ وہ مذہب جس کے سبب سے یہہ تبدیلی ہو سکتی ہے صرف مسیحی مذہب ہے اور بس ✦

الراقم

(پادری) جمیل سنگہ از مقام کہنہ ضلع لودیانہ

مُلازمانِ مشن

اوراُن کی اولاد

مشن نے جو مختلف فارن سوسائٹیوں کی طرف سے اس ملک میں بشارت کا کام جاری کیا ہوا ہے۔ اس ملک کے غیر اقوام میں سے بہت لوگوں کو بذریعہ بشارت کے مسیحی بنایا ہے اور جن لوگوں نے بخوشی خود مشن کی ملازمت کو پسند کیا۔ اُن کو حسب حیثیت کچھہ کام بھی مشن کی طرف سے ملا ہے۔ اور بہت لوگ اب مشن کے ملازم ہیں۔ اور اس لئے کہ یہہ کوئی تجارت۔ یا حصول نفع کی کمپنی نہیں۔ بلکہ محض ایک دینی کام ہے۔ کہ جس میں صرف خرچ ہی خرچ ہے۔ اور آمدنی صرف دیندار لوگوں کی بخشش کا چندہ ہے۔ اپنے ملازمان کو بڑی اور معقول تنخواہیں نہیں دے سکتے۔ ہاں دال روٹی۔ اور موٹا جھوٹا کپڑا تو مل سکتا ہے۔ کیونکہ مزدوری مزدور کا ہی حق ہے۔ یہہ بھی اکثر دیکھنے اور سننے میں آیا ہے۔ کہ جتنے مشن کے ملازم ہیں قلیل تنخواہوں کے سبب سے اکثر ناشاکی پائے جاتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے مسیح کی بشارت دینا اپنا فرض اور ضروری کام سمجھا ہوا ہے۔ وہ قناعت کے ساتھہ دال روٹی پر صابر وشاکر ہیں۔ اور جس قدر ملے اُسکو غنیمت خیال کرکے اپنے خداوند کی خدمت میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور جس حالت میں ہیں اُس میں خوش ہیں۔ مگر جو مشکلات پر زیادہ خیال کرتے۔ اور دنیاوی ضروریات کو مقدم سمجھتے ہیں۔ وہ مشن کی ملازمت میں اگرمجبوری رہتے بھی ہیں تو خوش نہیں پائے جاتے۔ اور جب کبھی موقعہ ملے تو گفتگو کے وقت دل تنگ ہی نظر آتے ہیں۔ اول قسم کے لوگ تو کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ مگر دوسری قسم کے لوگ بہت پائے جاتے ہیں۔ بہت سے عیسائی بے صبری کے سبب سے کبھی ایک سوسائٹی کے لوگوں میں کام کرتے ہیں۔ اور جب اُنکی حرص پوری نہیں ہوتی۔ تو دوسری سوسائٹی کی طرف جاتے ہیں۔ اور اگر وہاں بھی طبیعت سیر نہ ہوئی تو تیسری کی طرف۔ اور یوں تمام جگہہ بھٹکتے پھرتے ہیں اور ہمیشہ شکایتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسوں کو کام کا چنداں خیال نہیں ہوتا۔ پر اپنی ضرورتوں کو خاطر خواہ رفع کرنے کے خیال میں رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ محتاج بنے رہتے ہیں۔ پر جنہوں نے اپنی جانوں کو اپنے نجات دہندہ کی خدمت کے لئے تصدق کردیا ہے۔ تو وہ اگرچہ جسمانی ضروریات انکو بھی ویسی ہی مشکلات میں ڈالتی ہیں۔ صبر اور قناعت کے ساتھہ اُسکی خدمت میں دل وجان مصروف رہتے۔ اور وہی مبارک ہیں اور اپنے خداوند سے اپنی محنتوں کا عمدہ اجر پائینگے۔ اُن کے کام پر بھی خدا کی برکت ہوگی۔ اور انکی انجیلی خدمت بہتوں کے لئے برکت کا باعث ہوگی۔ اور وہ روحانی برکتوں اور نعمتوں میں حاجتمند نہ رہینگے۔ بلکہ خدا سے آسودہ کئے جائیں گے۔ کاشکہ تمام مشنوں میں ایسے مبشر کثرت سے ہوں۔ اور اُن کے وسیلے سے نجات کی دولت بہت لوگوں کو حاصل ہو ✦

تجربہ میں آیا ہے کہ عموماً مشن کے ملازم اپنے لڑکوں کے لئے مشن کی ملازمت پسند نہیں کرتے۔ اور جہانتک ہو سکتا ہے گورنمنٹ کی ملازمت* چاہتے ہیں۔ نہ صرف ہیڈ ماسٹر وبائبل ٹیچر صاحبان وغیرہ بلکہ اکثر خادمان دین بھی۔ اگر

نوٹ * جب کبھی کسی لائق دیسی پادری صاحبان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کے فرزند کیا کام کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازم ہیں انہوں نے مشن کی ملازمت کو پسند نہیں کیا۔ اب وہ معقول تنخواہ پاتے ہیں ✦

ہر ایک سٹیشن کے ایسے صاحبان کی فہرست لکھی جائے تو کثرت پائے جاینگے۔ مثال کے طور پر چند ایک کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا٭

یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ انگریز پادری صاحبان نے جو یہاں کام کرتے ہیں اپنے لڑکوں کو اس کام کے لئے تیار کروایا ہے۔ اور اب اُن کے کام کرتے وقت وہ لڑکے بھی اُن کے ہم خدمت ہو گئے۔ اور اچھی طرح سے عمدہ کام مشن میں کر رہے ہیں۔ ایک نہیں بلکہ کئی ایک۔ ولایت سے تعلیم پاکر اب اس ملک میں کام کرتے ہیں ٭

اگر کوئی سوال کرے کہ یہہ کیا سبب ہے کہ دیسی پادری صاحبان نے اپنے لڑکوں کو دینی خدمت کی طرف مایل نہیں کیا۔ اور انگریز پادری صاحبان نے اپنے لڑکوں کو کیوں دینی خدمت کے لئے تیار کیا ہے؟ ٭

اس سوال کے دو حصے ہیں: پہلے حصے کا جواب یہہ ہے کہ یا تو دیسی صاحبان خود مشن کی ملازمت سے خوش نہیں۔ خواہ بوجہہ قلت تنخواہ کے خواہ کسی دوسری وجہہ سے۔ اور اس لئے وہ اپنی اولاد کو اس صیغہ میں ڈالنا پسند نہیں کرتے یا کہ دینی کام کو جس میں بہت طرح کی دقتیں اور تکلیفات ہیں۔ اپنے لڑکوں کے لئے پسند نہیں کرتے: ان دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہوگی: دوسرے حصے کا جواب صاف صاف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انگریز صاحبان نے اپنی زندگی خداوند کے کام کے لئے نذر کر دی ہے۔ اور نیز یہی اپنی اولاد کے لئے چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے بہتر حصہ انکی نظروں میں دوسرا نہیں۔ اور اس لئے وہ اسمیں خوش ہیں کہ انکے لڑکے بھی اس کام کو اختیار کریں۔ ورنہ انگریزی پادری صاحبان کے لڑکے گورنمنٹ میں نہایت اعلیٰ عہدوں پر ممتاز ہو سکتے۔ اور بہت عزت اور دولت پیدا کر سکتے تھے۔ لیکن وہ یہہ نہیں چاہتے بلکہ دینی خدمت کو افضل سمجھتے ہیں ٭

کوئی یہہ خیال نہ کرے کہ اگر دیسی پادری صاحبان کے لڑکے انگریزی علم تحصیل کرکے سرکاری ملازمت پاگئے ہیں۔ اور پاتے جاتے ہیں۔ تو اس میں اچھا ہے۔ اور مشن میں دینی خدمت کے لئے اُن کی ضرورت نہیں: اب ایسے لیاقت اور علم والے مبشروں کی ضرورت ہے۔ اور ہوگی۔ کیونکہ علم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اور کم لیاقت والے منادتعلیم یافتہ لوگوں میں کچھہ کام نہیں کر سکتے۔ بلکہ اُن کی گفتگو اُن کے سامنے ایک محض ہنسی ہے۔ اور اُن کی زبان سے ہر ایک لفظ اُن کے سامنے فضول ہے: جس نے بڑے شہروں میں منادوں کا حال دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اب کیسے منادوں کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت سمجھکر امریکن پریسبٹیرین مشن نے سہارنپور کے مدرسہ علم الٰہی کے ساتھہ ایک جماعت اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے زیادہ وظیفہ ۲۵-۴۰ روپیہ ماہواری تک کا دینا منظور کیا ہے۔ اور وہاں تعلیم پانے کے بعد اچھی تنخواہ مقرر ہوگی: اس حالت میں نہایت ضرور ہے۔ کہ مسیحیوں کے لایق نوجوان علم الٰہی سیکھیں اور اپنے ملک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں خداوند کا کام کرنے کے لئے کوشش کریں: اول تو مسیحی والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو جو انٹرنس اور ایف۔ اے کے امتحان تک تعلیم پا چکے ہوں مدرسہ علم الٰہی سہارنپور میں بھیجیں اور نوجوانوں کو بھی نہایت لازم ہے کہ دنیاوی ملازمت کا خیال چھوڑکر اگر ہو سکے تو دینی خدمت کی طرف اپنا دل لگاویں: یہہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ تمام لوگ منادہی بن جائیں۔ لیکن کم از کم خادمان دین صاحبان کو ضرور ہی لازم ہے کہ اپنے لڑکوں کو بچپن ہی سے دینی خدمت کی فضیلت سمجھاویں۔ اور اسی کام کیلئے اُن کو مخصوص کریں: اگرچہ سہارنپور کے مدرسہ علم الٰہی میں عرصہ سے یہہ امر قرار پایا ہے۔ لیکن اب تک سوا ایک دو کے سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی نوجوان انگریزی کلاس میں داخل ہوا ہو ٭

جب کہ غیر ملکوں کے مسیحی اس ملک کی روحانی بہتری کو مدنظر رکھکر اور اپنا فایدہ چھوڑکر ایک قلیل تنخواہ منظور کرکے یہاں رہتے ہیں۔ اور بشارت دیتے ہیں۔ تو کیا یہہ امر نہایت ضروریات سے نہیں۔ کہ خود اس ملک کے لوگ اپنے ہموطنوں کی بہتری اور بہبودی کے خیال سے خداوند کی خوشخبری دینے میں مشغول ہوں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو کیا اُن میں مسیحی محبت سمجھی جاویگی۔ اور انکا خداوند اُن کے توڑوں کا حساب لیتے وقت اُن کو شاباش کہیگا؟ نہیں۔ ہرگز نہیں ٭

میرے اس مضمون کے لکھنے سے شاید کوئی دیسی مسیحی ناراض ہو۔ لیکن میں نے اس امر پر خیال کرکے اُس کی ضرورت کو معلوم کیا۔ اور میرے دل نے چاہا۔ کہ میں اپنے بھائیوں کو اُن کے اس بڑے فرض سے آگاہ کروں۔ تاکہ اس ضرورت کے وقت میں وہ اور اُن کے لایق نوجوان خداوند کے انگورستان میں کام کرنیکا زیادہ خیال کریں۔ اور اپنے ہموطنوں کو جو اب تک موت اور تاریکی کے سایہ میں بیٹھے ہیں نجات کی خوشخبری پہنچاویں۔ اور اُن کی نجات کے خواہاں ہوکر اپنے فائدے کا نہیں۔ بلکہ دوسروں کی بہتری کا خیال کریں۔ اور بہت سی جانوں کو نجات دہندہ کے قدموں کے پاس لاکر شاباش حاصل کریں اور جلال دار تاج پانے کے لایق ٹھہریں ٭ کاشکہ اب اِس ملک کے تعلیم یافتہ نوجوان مسیحی لوگ غیر اقوام کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں انجیل کی بشارت دینے کیطرف زیادہ خیال کریں تاکہ اس سدِراہ اور رکاوٹ کو جو اب کسی قدر نظر آتی ہے ہٹاکر مسیحی کامیابی کو آگے سے زیادہ رونق دینے کا باعث ہوں۔ تاکہ اس ملک میں مسیح کا جلال ظاہر ہو اور اُسکی بادشاہت استحکام کے ساتھہ پھیل جاوے۔ اور مخالف شرمندہ ہوں ٭

الراقم
ایک دیسی مسیحی

نوٹ ہم اس وقت اس فہرست کو درج اخبار کرنے سے فروگذاشت کرنا مناسب سمجھتے ہیں ٭ (اڈیٹر)

واقعات اور رائیں

سر سید احمد صاحب بالقابہ کا دورہ پنجاب میں

بقول اخبار وفادار لاہور سر سید صاحب بہادر نے علی گڈہ کالج کی امداد کے لئے چندہ بہم پہنچانے کو پنجاب کے دورہ کا مصمم ارادہ کرکے بذریعہ ایک تحریر کے اہل پنجاب کو مطلع کیا ہے:۔ اس پر معاصر موصوف لکھتا ہے کہ "اب یہہ دیکھنا ہے کہ وہ جس غرض سے پنجاب تشریف لاتے ہیں اُس کے حاصل کرنے کا اُنہیں ایسی حالت میں کیا استحقاق ہے جبکہ خود پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں ایک اسلامی کالج قایم ہے:۔ کیا ملک کے قومی ہمدرد فیاض لوگ پسند کرتے ہیں کہ اُن کے گھر کے لوگ تو بھوکہ سے پیٹ پکڑے منہہ دیکھیں اور وہ کسی غیر شخص کو پکی پکائی حوالہ کرکے بعد میں افسوس کے ساتھ اُن کے لئے دربدر بھیک مانگنے کے لئے کمر ہمت باندھیں؟ عقل سلیم تو اس فیاضی اور اس ہمت کو پسند نہیں کرتی:۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ علی گڈہ کالج کو اسلامی کالج پنجاب پر کیوں ترجیح دی جائے۔ کیا اسلئے کہ اُس کے بانی آنریبل سر سید اور اُس کے حامی بڑے بڑے خطاب دار سی آئی ای۔ یا سی ایس آئی۔ یا خان بہادر۔ یا نجم الہند وغیرہ وغیرہ ہیں"؟

ناسک میں مذہبی فساد خونخوار

بمبئی کے علاقہ ناسک کے صدر مقام یولہ میں اب تیسری مرتبہ ایک خونخوار مذہبی فساد ہوا ہے یہہ فساد ۳ شنبہ ہفتہ گذشتہ کو وقوع میں آیا۔ یہاں کی پیٹل مسجد میں علی الصباح کیا دیکھا کہ کوئی بدمعاش رات کے وقت ایک سور کو پھینک گیا ہے۔ سر سور کا دروازہ میں پڑا تھا اور دھڑ اندر کے صحن میں۔ اس پر تمام مسلمانوں میں آناً فاناً جوش پھیل گیا اتنے میں دیکھا کہ مسجد میں آگ لگ گئی ہے تب تو مسلمانوں کا جوش نہ تھما۔ ایک گروہ عظیم مرلیدہر کے مندر پر حملہ آور ہوا۔ مندر کے اندر گائے ذبح کی اور مکان کو آگ لگا دی۔ پولیس کے صرف ۴ سپاہی موجود تھے وہ مسجد کی آگ بجھاتے تھے کہ اس پر نواح کے مکانات سے پتھر برسنے لگے۔ پہلے خالی بندوقیں سر کیں۔ اس سے فائدہ نہوا تو گولیاں بھرکر ماریں جس سے لوگ کوٹھوں سے منتشر ہوگئے ادہر یہہ جوش وخروش تھا کہ ادہر تین اور مسجدوں کو آگ لگائی گئی اور دس بارہ گھر بھی جلائے گئے۔ ۹ بجے سے فساد شروع ہوا اور ایک بجے بعد دوپہر تک کمال زور شور میں رہا۔ اس کے بعد کچھہ عرصہ تک امن قایم ہوا۔ غالباً گولیدار بندوقوں سے مفسد خوف زدہ ہوئے۔ لیکن نصف گھنٹہ بعد پھر فساد زور شور سے پھوٹا ۴ بجے تک یہہ معلوم نہ ہوا کہ راج کسکا ہے اتنے میں فوج آئی اور فساد فرو ہوا۔ سات گھنٹے کے فساد میں سخت بربادی وقوع میں آئی۔ چار آدمی مارے گئے۔ اور بیس قریب المرگ ہوئے چار مسجدیں اور ایک مندر جلکر خاک سیاہ ہوئے اور کئی ایک متبرک مقام سخت اشتعالک بخش طریق سے ناپاک کئے گئے جو لوگ گرفتار کئے گئے ہیں اکثر اہل ہنود ہیں مسلمانوں کا نقصان زیادہ تر ہوا ہے اس مقام کی آبادی بیس ہزار ہے اور ہندو مسلمانوں کی تعداد مساوی ہے:۔ یہاں قبل ازیں کبھی فساد نہ ہوا تھا اور ہندو مسلمان مثل برادران کے اپنے اپنے تہوار اتفاق ویگانگت سے منایا کرتے تھے۔ اول خرابی ۱۴ ستمبر کو ہوئی جبکہ گنیش چوتھ کا تہوار تھا۔ اس روز ہندوؤں کے دیوتا کی سواری حسب معمول نکلی تھی مسلمانوں نے مسجد کے سامنے گروہ باندھکر کہا کہ باجا بند کرکے یہاں سے گذرنے دینگے۔ ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ ہمارا حق ہے لیکن حکام نے اُنکی بات مانی اور لاچار سواری دوسرے رستے سے لیجانی پڑی:۔ اس کے بعد بھادر پد سُکلا کا تہوار تھا۔ ہرچند مصالحت کی کوشش کی گئی لیکن مسلمانوں نے کہا کہ ہم مسجد کے سامنے سے باجہ نگذرنے دینگے۔ ہندوؤں نے کہا کہ ہم اپنے قدیم حقوق کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ غرض کلکٹر صاحب نے سپاہ پولیس کی مدد سے وہ دن جوں توں گزار دیا۔ اور کوئی ہنگامہ نہ ہونے پایا:۔ اتنے میں دسہرہ آیا کلکٹر صاحب نے حکم دیا کہ فلاں فلاں تاریخ کو لیلا کی سواری کسی مسجد کے آگے سے نہ گذرے اور فلاں تاریخ کو ۲ بجے و ۴ بجے کے درمیان گذرے اور آخری دن صرف ۳ مسجدوں کے آگے سے سواری کا گذر ہو۔ ساتھ ہی حکم دیا کہ مسجد کے ۱۵ قدم ورے اور پرے کوئی باجہ بجز گھنٹہ کے نہ بجنے پاوے ورنہ گرفتار کئے جاویں گے:۔ دوسری جانب یہہ حکم دیا کہ سواری کے گذرنے کے دوران میں کوئی مسلمان مسجدوں میں جمع نہوں اگر عدولی کریں گے تو مسجدیں بند کیجاوینگی:۔ ان احکام سے دونوں جانب ناخوش تھے۔ ہندوؤں نے سمجھا کہ ہمارے تہوار کی ہتک کی گئی ہے اور کئی روز تک مارے ناراضی کے اُنہوں نے کوئی سواری نہ نکالی:۔ مسلمانوں نے خیال کیا کہ ہمارے ساتھہ ناجائز زیادتی کی گئی ہے چنانچہ قاضی کی وساطت سے ہائیکورٹ میں حکم مذکور کے خلاف اپیل کی جو ۱۷۔ اکتوبر کو خارج کی گئی جس پر مسلمانوں نے فساد کیا اور سات آدمی گرفتار ہوئے جن میں ایک ہندو تھا اور اُن کو ۴ سے ۱۳ ماہ تک قید کی سزائیں دی گئیں:۔ یہہ تمام حالات بمبئی کے اخبارات ٹائمز آف انڈیا اور بمبئی گزٹ سے اخبار پایونیر نے اخذ کئے ہیں اور اخبار پایونیر سے ہمنے لئے ہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان میں جھوٹ کیا ہے اور سچ کسقدر ہے:۔ اینگلو انڈین اخبار ہندو مسلمانوں کی باہمی جنگ سے خوش ہوتے ہیں اور اس باعث

سے وہ معاملہ کے واقعات کو خاص رنگت سے لکھتے ہیں کہ اشتعال ملک بڑھے اور دونوں قومیں بدنام ہوں اور ان کا اپنا مطلب برآوے * ہمکو سخت افسوس ہے کہ ہم لوگ باوجود انسان کہلانے اور یہہ سمجھنے کے کہ زمانہ کی حالت کیا ہے ہم بہی جوشوں کو تھام نہیں سکتے اور ذاتی تعصبات کو اپنے اپنے دل کی اندرونی چاردیواری میں بند نہیں کر سکتے * اخبار نویسوں کی تمام وکالت گاؤ خوردہ ہو جاتی ہے اور قومی حقوق پر تمام طبع آزمائی گرگری ہو جاتی ہے جبکہ خود ہندو مسلمان اپنے بھائی بند جو ایک ہی ملک کے رہنے والے ایک ہی حالت میں بسنے والے اور جن میں باہم چولی دامن کا ساتھ قدیم سے چلا آتا ہے قومی دشمنوں کی طرح ایکدوسرے سے وحشیانہ لڑتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات کو صدمہ پہنچا کر خوش ہوتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ دراصل اپنے ہی بھائیوں کا خون کرتے ہیں کہ جس میں خود اپنی خانہ ویرانی ہوتی ہے اور غیر لوگوں کو موقع دیتے ہیں کہ وہ ہم کو نیم وحشی تصور کر کے ایسا ہی سلوک ہم دونوں کے ساتھ کریں * فساد مذکور کے متعلق بمبئی گورنمنٹ نے ایک ریزولیوشن شایع کیا ہے جس میں وہاں کے سربرآوردہ لوگوں کیا ہندو اور کیا مسلمانوں کی ناقابلیت پر سخت نفرین ظاہر کر کے لکھا ہے کہ ہمکو امید تھی کہ یہہ لوگ باہمی اتفاق سے اپنی اپنی قوموں کے لوگوں کو روکیں گے لیکن یہہ امید مفقود ہوئی اسلئے لازم آیا ہے کہ وہاں کی پولیس میں اضافہ کیا جائے اور اس کا خرچ وہاں کے باشندوں سے وصول کیا جائے جو بطور جرمانہ کے متصور ہوگا * (عام)

پورٹ بلیر میں واقعہ

پاؤنیر اخبار نے کرنل سفورڈ پر حملہ کی کیفیت یوں لکھی ہے کہ ۱۰ جنوری کو جزیرہ راس میں وسٹ یارک شائر رجمنٹ کے آدمیوں نے جو پورٹ بلیر میں اُترے ہوئے ہیں کھیلیں کھیلیں بہت لوگ دیکھنے کیواسطے جمع تھے جن میں افسران پورٹ بلیر بھی شامل تھے چیف کمشنر بہت سی لیڈیوں اور انگریزوں سمیت ایک شامیانہ میں بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے۔ کہ ناگہان ایک قیدی بیل اور ڈاہ سے مسلح شامیانہ کے اندر گھس آیا۔ اور کرنل سفورڈ پر حملہ کیا۔ اور کئی دفعہ بڑے زور کے ساتھ اُن کے سر پر ضرب لگائی۔ خوش قسمتی سے کرنل مہلک اور سخت زخم سے بچگئے۔ پہلی ضرب میں کرنل کے ہاتھ جو اُنہوں نے اپنے سر کو بچانے کے واسطے سامنے کر دئے تھے زخمی ہوئے۔ اور بائیں ہاتھ کی تیسری اور چوتھی انگلیاں کٹ گئیں۔ یہہ یہہ معرکہ ایک لحظہ میں ختم ہوگیا۔ کیونکہ گرد و نواح سے بہت سے افسران کود پڑے۔ اور آدمی کو پکڑ لیا ایک اُسکی کمر میں لپٹ گیا۔ دوسرے نے گلے سے دبا لیا۔ اور کپتان فالس اور لفٹنٹ مرسر نے اُس کے ہتھیار چھین لئے۔ اور سپاہی حوالات میں لے گئے۔ اس ہنگامہ میں مسٹر مرسر کو بھی خفیف سا زخم آیا۔ کرنل سفورڈ یعنے چیف کمشنر کو فی الفور گھر لے گئے۔ اور زخموں کو باندھا۔ جواب رو بصحت ہیں سر کے زخم خطرناک ہیں۔ پورٹ بلیر میں اس سے بڑا شور پڑ گیا۔ پہلے افواہ تھی کہ یہہ ویسا ہی واقعہ ہوا ہے۔ جیسا کہ ۸ فروری ۱۸۷۲ء کو لارڈ میو کا ہوا تھا تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اب بھی لارڈ میو کے واقعہ کیطرح ذاتی شکایت ہی حملہ کا باعث تھی۔ قیدی جو عمر قیدی ہے سپرد عدالت ہے۔ اس نے مجسٹریٹ کے روبرو کچھ اظہار نہیں دئے *

پولیس کی تلواریں

پولیس نیوز ناقل ہے کہ:۔ پچھلے پرچہ میں ہمنے لکھا ہے کہ ۴۔ فروری کی شب کو پولیس اور چوروں کے مقابلہ کے وقت ہیڈ کنسٹبل کی تلوار پر ایک لاٹھی پڑی اور وہ مڑ گئی ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ضلع ایٹہ میں بھی ڈاکوؤں کے مقابلہ کے وقت اسیطرح اک سوار کی تلوار مڑ گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کی تلواریں عموماً ناقص لوہے کی ہیں جنکو صورت کے لحاظ سے تلوار کہہ سکتے ہیں ورنہ درحقیقت ٹین کی تلواروں کی کیفیت ہے جنسے بچے کھیلا کرتے ہیں *

گورنمنٹ اور صاحب انسپکٹر جنرل پولیس اس ضروری معاملہ پر توجہ فرماویں۔ چونکہ پولیس کو شب و روز ہتہ چلے اور جانباز اور اکثر اوقات مسلح مجرموں سے مقابلہ پڑتا ہے۔ ان کو عمدہ تلواریں دینی چاہیئں۔ موجودہ تلواریں سب توڑوا دینے کے قابل ہیں *

مصر کی نازک حالت

اخبار ٹایمز کا ایک نامہ نگار مصر سے لکھتا ہے کہ وہاں کے حالات بہت نازک ہیں اور بگڑتی جا رہی ہے۔ موجودہ وزارت کی حمایت میں مسلمانوں کے مجمع میں نقصان پہنچانے کی طاقت بڑھتی جاتی ہے اور وہ شیر ہوتے جاتے ہیں غرضکہ وہ ہر رنگ ہے جس سے امن قایم رہتا ہوا نہیں معلوم ہوتا ہے مصری افسر اور وزارت یورپین افسروں کی طاقت گھٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ گویا اُنہوں نے انگریزی حکام کو نشانہ بنا رکھا ہے۔ یورپین اپنے اختیارات کو فی زماننا معدوم سمجھ رہے ہیں اور حالت موجودہ میں کسی طرح بہبودی کی اُمید نہیں ہوتی۔ ترقی بالکل مسدود ہے۔ مگر وہ مصری جنہیں وہاں کی گورنمنٹ سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ انگریزوں کے طرفدار ہیں اور گذشتہ دس سال کے انصاف اور امن پر فریفتوں ہیں مگر ساتھ ہی یہہ بات بھی ہے کہ اُن کو مصری افسروں کے مقابلہ کی بھی جرأت نہیں ہے مصری افسر اُن دیسیوں کو جو انگریزوں کے طرفدار ہیں بہت ڈراتے ہیں اور دھمکاتے ہیں۔ اور عمدہ خیالات کے لوگ حیران ہیں کہ انگلستان موجودہ بدانتظامی کو کیوں روا رکھتا ہے اور کیوں یکدم سے تغیر و تبدل نہیں کرتا *

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

عدالت امریکہ میں سز کنلی ہی ایک ایسی عورت ہی جسے موکلوں کی طرف سے عدالت میں وکالت کرنیکا حق حاصل ہی۔ اُن کا خاوند جج ہی اور وہ اُس کے ساتھ بھی عدالت میں مباحثہ کرتی ہیں +

پیرس کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ وہاں کے ایک پتنگ باز نے کنکوے اُڑانے سے پانی کے برسانے کی ترکیب ایجاد کی ہی۔ معلوم نہیں یہہ خبر کس قدر صداقت رکھتی ہی +

پیرس میں ۱۲۔ ماہحال کو ایک موقوف شدہ خدمت گار نے بم کا گولہ پھینکا جس سے ایک دوکان اُڑ گئی۔ دو آدمی مرگئے اور گیارہ سخت مجروح ہوئے۔ گرفتار ہونے پر بھی دو آدمیوں کو ریوالور سے زخمی کر دیا +

حکومت مصر کی خالص بچت سنہ۱۸۹۳ء میں سات لاکھ پونڈ تھی۔ اس رقم کو ملاکر خزانہ کے ذخیرہ میں اب ۳۵ لاکھ پونڈ جمع ہی +

بقول وکٹوریہ میر مسز بیسنٹ ہندؤوں کو نصیحت کرتی ہیں کہ عقل دیوتا اور علم دیوتا نے تم کو عاق کر دیا ہی۔ اگر تمہارا یہی حال رہے گا اور عقل و علم سے کام نہ لوگے تو سارے دیوتا تم سے منحرف ہو جائیں گے +

رنگون میں ایک مدراسی ۴۸ جانور ٹوکرے میں ڈال کر ریل میں لے جا رہا تھا جن میں بعض جانور گھُٹ کر مرگئے۔ اس جرم میں انسپکٹر پولیس نے اُسکو گرفتار کرکے چالان کر دیا +

حیدرآباد دکن میں دو پیپل کے درختوں کے اُکھاڑنے پر اہل ہنود کی طرف سے بلوہ کا اندیشہ ہی۔ کیوں نہو؟ پیپل بھی تو ہندؤوں کے اعتقاد میں ایک مقدس اور لائق پرستش درخت ہی +

دہلی۔ ایک شخص ساکن محلہ سیتارام اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہی کہ اُس کے گھر میں تین سیر افیون پاؤسیر سنکھیا اور نو تولہ چرس برآمد ہوا۔ پولیس نے دو سو روپیہ کی ضمانت پر اُس کو رکھا ہی +

پولس نیوز مطبوعہ ۲۴ دسمبر سنہ۱۸۹۳ء میں بحوالہ مہر نیمروز جس مقدمہ قتل علاقہ شاملی کا حال چھپا تھا۔ اس میں عدالت سشن سے جوگی اور اُس عورت کو جو بچہ کو قتل کرکے اُس کے خون میں نہائی تھی سزائے موت کا حکم ہوا +

انڈین وٹنس ناقل ہی کہ لیڈی لینسڈون صاحبہ نے بہمراہی لارڈ ہرسفورڈ کیشب چندر سین کے خاندان سے ملاقات کی۔ اور کھانا پکانے کی طرز کو بھی ملاحظہ فرمایا +

کلکتہ پیٹرس نامی یوریشین جس نے اپنی عورت کو گولی سے قتل کیا تھا اور پھر خودکشی کرنا چاہا تھا سنیچر کے روز اُس زخم کے باعث جو اُس نے خود لگایا تھا ہسپتال میں مرگیا +

مرادآباد۔ ۲ فروری کی شب کو سنبھلی دروازہ کی شاہراہ عام پر خوب لٹھ بازی ہوئی۔ ایک آدمی اس قدر زخمی ہوا کہ کوتوالی پہنچ کر مرگیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہی ملزم گرفتار کئے جاتے ہیں +

پشاور ڈاکٹر لچھمن داس اسسٹنٹ سرجن نے ٹامکن صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر اس مضمون کی نالش کی ہی کہ میری گھوڑی صاحب بہادر کی گاڑی سے آگے نکل گئی جس پر صاحب بہادر نے اپنی گاڑی پر کھڑے ہو کر کوڑا مارا اور توہین کی +

پشاور میں بندوقوں کے چور فوجی بارکوں کے گرد منڈلاتے پھرتے ہیں۔ یہہ لوگ اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے۔ مُلا۔ فقیر۔ سوداگر بنجاتے ہیں اور رات کو بھیڑوں کی کھال پہنکر اور کُتے بن کر ہاتھ پاؤں کے بل چلتے ہیں +

کوئٹہ۔ اُن سپاہیوں کو جنہوں نے بازار کوئٹہ میں ہنگامہ برپا کیا تھا سول حکام سے پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ یہہ روپیہ زخمی سپاہیان پولیس اور دوکانداروں میں تقسیم ہونے کا حکم ہوا ہی +

بقول ایک لاہوری ہمعصر کے ۱۲ فروری سنہ رواں کی شام کو لوہاری دروازہ کے اندر ایک نہایت بیرحمی کے خون کی واردات ہوئی۔ جہاں پولیس جمع ہولی۔ لاش ڈاکٹری معائنہ کے لئے ہسپتال میں بھیجی گئی +

بنارس میں ہیضہ پھوٹا۔ کہتے ہیں کہ یاتری لوگ ہیضہ کو اپنے ہمراہ لائے ہیں۔ کیا یہہ تعجب انگیز بات نہیں کہ ہیضہ ہمیشہ یاتریوں۔ زواروں اور حاجیوں کے ساتھ لگا رہتا ہی؟

مدراس میں سو روپئے اور پانچ روپیہ کے جعلی کرنسی نوٹ پکڑے گئے ہیں۔ نوٹوں کے خریدنے والوں کو بڑی ہوشیاری اور خبرداری کرنی چاہئے کیونکہ جعلساز لوگ ملک میں زیادہ ہوتے جاتے ہیں +

بھوپال پولیس نے ایک اور ڈاکوؤں کے سرغنہ مسمیٰ نتھو اکھنگر کو گرفتار کیا ہی۔ اس کے ہمراہی علاقہ گوالیار کو فرار ہو گئے تھے لیکن ساگر کی پولیس نے اُن کو بھی پکڑ لیا +

پرشور وفات لاہور کی نسبت جو نواب غلام محبوب سبحانی کے مکان میں واقع ہوئی تھی میڈیکل افسر نے یہہ رپورٹ کی ہی کہ اتفاقیہ تھی۔ اس واردات کی مسل داخل دفتر کی گئی۔ فیصلہ شد +

لاہور کا اخبار کوہ نور جس کے بند ہو جانے پر اکثر ہمعصروں نے نوحہ و ماتم پرسی کے مضامین لکھے۔ بڑی خوشی کی بات ہی کہ پھر سابقہ دم خم کے ساتھ جاری ہوا ہی۔ عمرت دراز باد کہ ایں ہم غنیمت است +

بقیہ روئیداد

نمبر ۶/۱ بنا ولد سوڈا گمیار۔ محلہ ویکھنیلڈ گنج تعمیر مکان ۵ افٹ کوچہ چھوڑکر +

حسب رائے والیس پریذیڈنٹ صاحب و ممبر صاحبان حلقہ جات اجازت ہائے دی جاویں +

نمبر ۶/۲ جھنڈہ خان ولد شہاب خان راجپوت ویکھنیلڈ گنج تعمیر دیوار مکان +

نمبر ۶/۳ شہزادہ فریدون خلف شہزادہ محمد عاج اقبال گنج تعمیر چبوترہ پل ۳-۳ فٹ +

نمبر ۶/۴ رولیا پسر دھنپت بقال سکنہ نیا محلہ تعمیر مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۶/۵ لہنا پسر علی بخش سائیں محلہ سیداں تعمیر دیوار معہ رکھنے موری +

نمبر ۶/۶ عمر بخش پسر کریم بخش قصاب کوچہ تیلیاں تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۶/۷ ماڑو قوم گوالہ محلہ ملاں شکور تعمیر دیوار اصلی بنیاد پر +

نمبر ۶/۸ جیتا پسر رولدو نجار محلہ حکیم رحمت اللہ تعمیر دیوار اصلی بنیاد پر +

نمبر ۶/۹ مسماۃ فیضی بیوہ جنگ قصاب عقب بزار تعمیر دیوار اصلی بنیاد پر +

نمبر ۶/۱۰ حامد ولد حسن بٹ کوچہ مولوی عبداللہ صاحب نکالنے دروازہ +

نمبر ۶/۱۱ اسمعیل ولد کمال بٹ کشمیری ڈھولیوال نکالنے دروازہ +

نمبر ۶/۱۲ نہال چند حکیم محلہ سیداں تعمیر پائدان +

نمبر ۶/۱۳ عبدالعزیز دلال پشمینہ اقبال گنج نکالنے دروازہ و مرمت چبوترہ +

نمبر ۶/۱۴ امام الدین پسر پیر بخش موچی ویکھنیلڈ گنج تعمیر مکان ۵ افٹ کوچہ چھوڑ کر +

نمبر ۶/۱۵ نانول پسر دونی چند کھتری محلہ بندیاں نکالنے دروازہ +

نمبر ۶/۱۶ گنگو ترکھان حکیم رحمت اللہ نکالنے دو دروازہ +

نمبر ۶/۱۷ مسماۃ دیوی بیوہ ہرجس سود میر گنج مرمت مکان +

نمبر ۶/۱۸ عباس قلی خان ولایتی اقبال گنج نکالنے دروازہ +

نمبر ۶/۱۹ رکن الدین اہلکار محمد ذوالفقار خاں صاحبان تعمیر دیوار بنیاد اصلی پر +

نمبر ۶/۲۰ ولایت شاہ و علی بخش سید محلہ سیداں تعمیر دیوار +

حسب رائے والیس پریذیڈنٹ صاحب و ممبر صاحبان حلقہ جات اجازت ہائے دی جاوین +

نمبر ۷۔ درخواست احمد بخش آتشباز بدرخواست ملنے ٹھیکہ بارود بحساب فی اثار ہ جس میں للعہ سالانہ کمیٹی کو فائدہ ہے معہ درخواست مسماتاں رابو و تابی بیوگان بمراد ملنے ٹھیکہ +

چونکہ یہہ لوگ بہت عرصہ سے بارود دیتے ہیں اسواسطے انہیں کو عہ ماہوار کے حساب سے ٹھیکہ دیا جاوے اور حساب سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عہ کے خرچ میں کچھ خسارہ نہیں ہے اسلئے تجویز ہوئی کہ درخواست احمد بخش نامنظور کی جاوے +

نمبر ۸ رپورٹ میونسپل تحصیلدار کہ میعاد اشتہار چوہال منقضی ہوگئی ہے معہ درخواست چوہال کہ یہہ مال ریلی برادر کے پاس فروخت کردیا ہے وہ ہی محصول اوس کا دیگا معہ رائے فنانشل سب کمیٹی +

چونکہ باقیدار کا عذر ہے کہ بلٹی بنام ریلی برادر مال شرف اوسے محصول داخل ہونا واجب ہے جو مال تحصیلدار صاحب نے چوہال کو روکا ہے وہ منجملہ مال ۷۰۰ بوری کے نہیں یہہ اور بوری ہیں تحصیلدار صاحب مفصل رپورٹ کرے +

نمبر ۹ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم کہ ۵ اچارپایاں وچہہ صندوق ناکارہ ہیں نیلام کئے جاویں اور پانچ چارپایاں قابل مرمت ہیں اور ۵ ۲چارپایاں جدید بورڈنگ ہوس کو دی جاوین و تین عدد لالٹین کا حکم مرمت دیا جاوے +

رپورٹ سب کمیٹی تعلیم منظور کیجاوے مطابق اوس کے عمل ہو +

نمبر ۱۰۔ کاغذات تعینات کیے جائے پہرہ پولیس گھاٹ لالہ شیدیال ساہوکار پر +

اطلاع ہوئی سب کمیٹی صفائی سے نسبت چپراسی رائے لیجاوے کہ اب ضرورت چپڑاسی گھاٹ پر رہنے کی ہے یا نہیں +

نمبر ۱۱ رپورٹ داروغہ صفائی لودیانہ کہ تا ایام برسات ایک گڈہ نوکر رکھا جاوے +

رکھا جانا گڈہ کا تا ایام موسم برسات منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۲ کاغذات عرایض رخصت۔

رخصت راجبید اسں چپڑاسی ۸ جولائی ۱۸۹۳ء تک علاوہ رخصت سابقہ +

اضافہ رخصت منظور کیجاوے +

نمبر ۱۳۔ رپورٹ میونسپل تحصیلدار منصرم کار داروغہ صفائی کہ سلامت رائے کو تعمیل نوٹس سے انکار ہے چونکہ عذردار ایک قانونی عذر پیش کرتا ہے اسلئے واسطے لئے جانے رائے کے بخدمت والیس پریذیڈنٹ صاحب ہو +

(باقی آیندہ)

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام انجیل خوانوں مبلّغوں اور سنڈے سکول کے کارآمد ہیں

کتب تفاسیر

تفسیر پیدائش	رومن	مصنفہ پادری تامس صاحب	عـہ
خروج	″	″	۱۰ر
شرح تفسیر انجیل اعمال و تاسوئیل	رومن	مصنفہ پادری ہیبر صاحب	عـہ
″ نیا عہد نامہ	″	″	عـہ
″ انبیائے اصغر	″		۱۲ر
مزامیر با شرح و تفسیر	″	مصنفہ پادری اوون صاحب	عـہ
تفسیر یسعیاہ	″	″	عـہ
″ دانیل	″	مصنفہ پادری مینسل صاحب	۸ر
″ حجی ذکریا ملاکی	″	″	۱۰ر
″ متی و مرقس	″	مصنفہ پادری سکاٹ صاحب	عـہ
″ لوقا و یوحنا	″	″	عـہ
″ اعمال	″	″	۶ر
″ رومیوں	″	″	۸ر
″ قلسیوں	″	″	۶ر
″ افسیوں	″	″	۶ر
″ اقرنتیوں	″		عـہ و عـہ
″ متی	اردو	مصنفہ پادری کلارک صاحب و ڈاکٹر عماد الدین صاحب	عـہ و عـہ
″	″	سکاٹ صاحب	عـہ
″ یوحنا		مصنفہ پادری کلارک صاحب و پادری عماد الدین صاحب	عـہ و عـہ
″ اعمال	″	″	عـہ و عـہ
″ مکاشفات	″	مصنفہ ڈاکٹر عماد الدین صاحب	۶ر
شرح ابواب ۹ تا ۱۰ کتاب مکاشفہ			۱ر
مکاشفات	اردو	ہوپر صاحب	۸ر
دعائے عمیم کی کتاب کی تفسیر اردو			۸ر

یہہ کتابیں انجیل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔

اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور انجیل مختلف زبانوں - انگریزی - اردو - ہندی - پنجابی - وغیرہ میں موجود رہتی ہیں - خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیے +

انارکلی لاہور

اسسٹنٹ سکرٹری - پنجاب ریلجس بک

لاہور +

ایڈیٹوریل نوٹ

فی الحال ہمارے پاس دو نو تصنیف و تالیف شدہ کتابیں پہنچی ہیں جن کو مطالعہ کرنے کے بعد مختصراً بطور تقریظ یا ریمارک کچھ لکھیں گے - ان میں ایک تالیف "فضیلت دین عیسوی" ہے - یہہ اردو زبان میں ۴۴ صفحے کی کتاب ہمارے روشن دماغ مسیحی خادم الدین پادری ایچ گولکناتھ صاحب مقیمی چھاؤنی انبالہ نے لکھی ہے - آپ نے اس کی پانچ سو جلدیں چھپوائی ہیں - اور قیمت فی جلد پانچ آنہ ہے +

دوسری کتاب انگریزی اور گورمکھی میں بنام "آدگرنتھ اور انجیل کا مقابلہ" ہے جس کو پنڈت والجی بھائی ایک گجراتی مسیحی نے تالیف کیا ہے - جس کا ذکر ہم کسی گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں - یہہ دو سو چودہ صفحے کی کتاب نہایت خوشخط مطبع امریکن مشن لودیانہ میں چھپی ہے - اور قیمت فی جلد چار روپیہ ہے +

(ایڈیٹر)

اعلان

بیرنگ ہائی سکول کا نیا سال یکم مارچ ۱۸۹۴ء سے شروع ہوگا - پس جو صاحب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہتے ہیں - فوراً پرنسپل کے پاس درخواست کریں - اور ٹھیک یکم مارچ کو اپنے لڑکے سکول میں حاضر کردیں +

بیرنگ ہائی سکول کے ڈیپارٹمنٹ میں دو وظیفے خالی ہیں - جو مڈل پاس طلبا کو دئے جائینگے - درخواست فوراً بھیجنی چاہیے +

المشتہر

پادری - ای ایف - ای ورگم ایم - اے

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

مذاق

ایک آدمی سو برس کی عمر کا ہو گیا تھا - لوگ اس کو دیکھکر اکثر ایک دوسرے سے پوچھا کرتے تھے - کہ کیا سبب ہے کہ یہہ اتنے دن تک جیتا ہے ؟ کیا یہہ پرہیزگار ہے - یا عمدہ غذا کھاتا - یا کیا بات ہے ؟ پس ایک روز ایک شخص نے اس بڈھے سے پوچھا - کہ آپ کی سمجھ میں آپ کی اس قدر عمر درازی کا کیا سبب ہے ؟ بڈھے نے جواب دیا - کہ "میری دانست میں خاص سبب اس کا یہہ ہے - کہ میں اب تک مر نہیں گیا" +

لودھیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں ایک افسوسناک واردات آتشبازوں کے محلہ میں واقع ہوئی جس کی کیفیت یوں سننے میں آئی ہے - کہ ایک آتشباز نے بتقریب شبرات چکر وغیرہ آتشبازیاں بناکر سوکھنے کے لئے ٹوکرے میں بھرکر چولہے پر رکھدیں - اتفاقاً ایک چھچھوندر چولہے میں گر کر چلنے لگی - اور ایک کونڈے میں جسمیں ایک عورت قریب بیٹھی ہوئی بارود پیس رہی تھی جا لگی - ایک خورد سال لڑکا جو پاس کھیل رہا تھا بارود کے اڑنے سے جل کر فوراً مرگیا - اور عورت مذکورہ بھی جل گئی مگر زندہ بچ گئی +

سنا گیا کہ بسنت پنچمی کے میلہ کے ہجوم میں ایک لڑکا تاراچند نامی عمر ہشت سالہ جس کے ہاتھوں میں دس بارہ روپیہ کے نقرئی کڑے تھے گم ہوگیا - ہنوز اسکا کچھ پتہ نہیں ملا +

(تعداد پیدائش ۲۳ - اموات ۲۱)

پادری ای - پی نیوٹن صاحب مینجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایچ والکی کے اہتمام سے چھپا +